بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نوٹ ۴۴۹

جلد ۷۲ / ۳۷ | منگل ۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ ۱۱ صلح ۱۳۶۲ ہش ۱۱ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ : ۱۰ صلح / جنوری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"بلڈ پریشر کی کیفیت بہتر ہے۔ لیکن کمزوری ہے اور سردی بہت لگ رہی ہے"

احباب کرام خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

دُنیا بھر میں تحریکِ جدید کے ماتحت تربیتی و تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ

۲۸ ممالک میں ۳۹۱ مبلغین کام کر رہے ہیں۔ ۹ ممالک میں ۲۴ نئی مساجد مرکزی اخراجات سے تعمیر ہوئیں

۸ ممالک میں نئے مشن کھولے گئے۔ ۹ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے چار میں ترجمے کا کام جاری ہے۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب۔

(قسط ۴)

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے دوسرے روز دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جماعتی اداروں کے کام اور ان کے مقاصد کا تعارف کروانے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تحت چھپنے والے مختلف اخبار و رسائل کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے بیرونی ممالک میں تبلیغ و تربیت کے ذمہ دار ادارے تحریک جدید کا ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر سال سلسلہ عالیہ احمدیہ پر اتنے فضل فرما رہا ہے کہ ان کا ذکر کرنے کے لیے میرے پاس تحریر کردہ کاغذات کا انبار جمع ہو گیا تھا۔ اس میں سے کانٹ چھانٹ کر کے یہ چند صفحات نکلے ہیں ان کا بیان بھی بہت طویل ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے بارے میں فرمایا احباب کرام کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ جس ادارے (تحریک جدید) کا بجٹ دس سال پہلے قریباً ۵۶ لاکھ روپے تھا اب اس کا بجٹ پانچ کروڑ ۳۹ لاکھ ستر ہزار روپے ہے۔ اور اس بجٹ کا بیشتر حصہ وہ جماعتیں ادا کرتی ہیں جو پاکستان سے باہر قائم ہیں۔ اس بجٹ میں پاکستان کا حصہ صرف ۲ لاکھ ۲۵ ہزار روپے ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک کی جماعتوں

باقی صفحہ ۲ پر

انگلستان میں ساتویں مشن ہاؤس کا افتتاح

مکرم ابن خالد صاحب جنرل سیکرٹری کرائیڈن (انگلستان) کی طرف سے مرسلہ رپورٹ کا خلاصہ

۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کا دن کرائیڈن میں بسنے والے احمدیوں کے لیے نہایت درجہ مسرت کا دن تھا کہ اس روز کرائیڈن کے مشن ہاؤس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مشن ہاؤس کو خریدنے کے جماعت احمدیہ کے مخلصین نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کی۔ مستورات نے زیور تک راہ خدا میں دیئے۔ اور ایک مکان خرید لیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب لندن تشریف لے گئے تو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج انگلستان نے حضور کی خدمت میں اس مشن ہاؤس کا افتتاح کرنے کی درخواست کی جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اگر میرے وطن واپس جانے سے ایک دن پہلے بھی مشن ہاؤس مکمل ہو گیا تو میں انشاء اللہ افتتاح کروں گا۔ چنانچہ احباب جماعت نے رات دن ایک کر کے وقار عمل سے مکان میں ضروری تغیر و تبدل و آرائش کا کام مکمل کیا۔

آخر سات ستمبر کا مبارک دن آ پہنچا جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن کا افتتاح فرمایا۔ ۷ ستمبر بروز جمعرات جب حضور کرائیڈن تشریف لائے تو تمام احباب حضور کے استقبال کے لیے چشم براہ تھے اس موقع پر ایک بچے اور ایک بچی نے حضور اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کیے۔

تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ حضور نے جواب میں سورۃ فاتحہ کی انتہائی دل نشین اور مؤثر تفسیر فرمائی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت کی تشریح کی۔ حضور نے اپنے ایک گھنٹہ کے پُر اثر خطاب میں مسجد کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ حضور نے اس موقع پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ جماعت نے بہت مختصر عرصہ میں انگلستان میں متعدد مراکز قائم کر دیئے

اس کے بعد پون گھنٹہ تک حضور ایدہ اللہ نے سوالات کے جوابات دیئے اس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے پڑھائیں۔ اور کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور دس بجے قافلہ سمیت لندن تشریف لے گئے۔ (وکالت تبشیر)

الفضل کی اشاعت بڑھانے کا نسخہ

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار ہونی چاہیئے۔ کمر ہمت باندھ لیں اور اپنی اپنی جگہ الفضل کی اشاعت کو دوگنا کر دیں۔ اس طرح سے ہم الفضل کی اشاعت کو آئندہ جلسہ سالانہ تک ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے دس ہزار تک پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ۔

اُٹھئے اور ہمت کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی علالت اور خصوصی دُعاؤں کی درخواست

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں میرے داماد عزیزم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ آجکل بعارضہ قلب بہت بیمار ہیں۔ طبیعت از حد ناساز ہے اور کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

اب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷ جنوری کو اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے ہمراہ انگلستان روانہ ہو گئے وہاں سے ۲۲ جنوری کو بغرض علاج امریکہ تشریف لے جائیں گے۔ وہاں ضروری ٹسٹوں کے بعد ڈاکٹر آپریشن کے متعلق فیصلہ کریں گے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو علاج میں برکت ڈالے اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل طور پر صحت یاب ہو کر وطن واپس تشریف لائیں نیز مولیٰ کریم آپ کو کامل صحت و عافیت کے ساتھ کامیابیوں، کامرانیوں اور خوشیوں سے بھرپور و معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین ؛

- مورخہ ۷ بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر میں مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے خاکسار کی بچی عزیزہ نصرت جہاں بیگم کے نکاح پر ۵ آغا انس احمد ناصر خاں صاحب ابن آغا رشید احمد خان صاحب آف کوئٹہ کا اعلان بعوض تیس ہزار روپے مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لیے اور اسلام و احمدیت کے لیے بابرکت کرے۔ (ملک عبد اللطیف شکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ۔ لاہور)
- مکرم صفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری مبلغ سلسلہ نائیجیریا کو جماعت کے پریس کی ایک خرابی دور کرتے ہوئے ہاتھ پر شدید چوٹ آئی ہے۔ انگلی کی ایک پور کا اپریشن ہوا ہے۔ ابھی ایک اور

باقی صفحہ ۲ پر

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ ۔ مدیر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبد الحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ
۱۱ر صلح ۱۳۶۲ ہش

شیطان کی پیروی سے بچنے کا واحد طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک تاکیدی حکم بار بار دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ:۔

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ آیت ۱۶۹)

ترجمہ:۔ شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اس حکم کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کے علاوہ سورۃ الانعام کی آیت ۱۴۳ اور سورۃ النور کی آیت ۲۲ میں بھی دہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ:۔

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۷۰)

ترجمہ:۔ وہ (یعنی شیطان) تمہیں بدی اور بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور (اس کی تلقین کرتا ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کے متعلق جھوٹ باندھ کر وہ بات کہو جو تم نہیں جانتے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کی پیروی اختیار نہ کرنے کا صرف منفی حکم ہی نہیں دیا ہے بلکہ اس کے بالمقابل ایک مثبت حکم دے کر شیطان کی پیروی سے عملی محفوظ ہونے کا طریق بھی ذہن نشین کرایا ہے وہ مثبت حکم یہ ہے کہ:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم سب کے سب (اللہ کی) پوری پوری فرمانبرداری کے دائرہ میں آجاؤ (یعنی پوری پوری فرمانبرداری اختیار کرو) اور شیطان کے نقش قدم پر مت چلو۔ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی کسی بھی معاملہ میں شیطان کی پیروی کرنے سے منع کیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیطان کی پیروی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری پوری فرمانبرداری کو لازم پکڑ لے۔ اللہ تعالیٰ کی پوری پوری اور کامل فرمانبرداری اختیار کرنے کے حکم میں جو اسلام کے تمام دوسرے راستوں اور مسلکوں یا کسی بھی معاملہ میں اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کی نفی از خود شامل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہلوایا:۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۵۴)

ترجمہ:۔ اور یہ یقیناً میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس (صرف) اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کے پیچھے نہ پڑو ورنہ وہ تمہیں اس کے (یعنی خدا کے) رستہ سے ادھر ادھر لے جائیں گے۔ وہ اس امر کی تمہیں اس لئے تاکید کرتا ہے کہ تم متقی ہو جاؤ۔

ان تمام آیات سے صاف عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام کی کامل اطاعت کئے بغیر انسان شیطان کی پیروی سے نہیں بچ سکتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے اور اس کی بجائے اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے چلتا یا دوسری قوموں کی نقالی اختیار کرتا ہے وہ یہ خطرہ مول لیتا ہے کہ شیطان اسے بہکا کر اپنا متبع بنا لے اور پھر رفتہ رفتہ اسے بدی اور بے حیائی کی طرف لے جائے۔ شیطان کی پیروی سے بچنے کے لئے قرآن مجید کے ایک ایک حکم پر عمل کرنا اور اسے اپنا دستور العمل بنانا ضروری ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے کسی ایک حکم کو بھی ٹالنے کے ہولناک انجام سے بہت پُر درد اور پُر زور الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے طور پر قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص (خواہ مرد ہو یا عورت۔ ناقل) ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

(ازالہ اوہام)

پس شیطان کی پیروی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم میں سے ہر ایک خواہ وہ مرد ہو یا عورت اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کے دائرہ کے اندر آجائے۔ اس کے تمام حکموں پر عمل پیرا ہو اور کسی ایک حکم کو بھی ٹالنے اور اس کی بجائے کافروں کی نقالی اختیار کرنے اور اس طرح نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے کی کوشش نہ کرے۔ کیونکہ جو بھی قرآن مجید کے کسی حکم کو (نعوذ باللہ) پس پشت ڈالکر غیر قوموں کی نقالی اختیار کرتا اور نفسانی خواہشات کی پیروی اختیار کرتا ہے وہ ہلاکت کی راہ پر گامزن ہوتا ہے کیونکہ یہ وہ راہ ہے جو انسان کو بدی اور بے حیائی کی طرف لے جانے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو مسکینی سے قرآن مجید کا جوا اپنی گردن پر اٹھانے اور ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے پیچھے چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ذکرِ مولیٰ سے کبھی غافل نہ ہو

زندگانی کا مزا کچھ بھی نہیں
ہو نہ جب تک رابطہ اللہ سے

ہو گئی حاصل جسے حق کی رضا
اس کو کیا دنیا کی عزّ و جاہ سے

دل کبھی تسکین پا سکتا نہیں
اس جہاں کی لذّتوں کی چاہ سے

پا سکے گا وہ نہ مقصودِ حیات
ہٹ گیا ہے جو نبیؐ کی راہ سے

پاتا ہے چین و سکوں انساں فقط
حمد و شکر و وردِ الّا اللہ سے

ذکرِ مولیٰ سے کبھی غافل نہ ہو
اُس کو کیا انسانِ بے پرواہ سے

رسم و رہ نیکوں سے رکھ اپنی سدا
دوستی کر مردِ حق آگاہ سے

مشکلوں میں نصرتِ حق کے لئے
کام لے تو آہِ صبح گاہ سے

بھول کر بھی مت کسی کا دل دُکھا
بچ ہمیشہ غمزدوں کی آہ سے

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط : آخری)

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء مورخہ ۲۶ دسمبر پہلا اجلاس

غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلقِ عظیم

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب - استاذ الجامعہ احمدیہ - ربوہ

مالِ غنیمت کی تقسیم کا ایمان افروز نظارہ

حضرات! فتح خیبر کے بعد جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا وقت آیا تو دنیا نے اس حق پرست منصف اور محسن انسان سے ادائیگی حقوق کا شاندار نظارہ دیکھا۔ خیبر میں شامل ہونے والے گھوڑ سواروں کو تین حصے اور پیدل کو ایک حصہ مالِ غنیمت سے دیا گیا۔ ان عورتوں کو بھی حصہ دیا گیا۔ جو جنگ میں شریک تو نہ تھیں لیکن زخمیوں کی دیکھ بھال پر مامور تھیں ان مہاجرین حبشہ کا بھی خیال رکھا گیا۔ جو عرصہ دس سال کے بعد حبشہ سے آئے تھے اور ان نومسلموں کو بھی مال عطا کیا گیا جو ابوہریرہؓ کے ساتھ یمن سے آئے ۔۔ مال کی یہ بے دریغ تقسیم دیکھ کر مجھے اپنے آقا کا وہ فقرہ یاد آتا ہے کہ۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ الْمُعْطِیْ کہ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔ عطا کرنے والا تو اللہ ہے۔ حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے۔ سو آنجنابؐ نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی اور نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی ۔۔۔۔ بدی کرنے والوں سے نیکی دکھائی اور جو دل آزار تھے۔ اُن کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نانِ جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت آپ کو دی گئیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار کیا۔

(براہین احمدیہ ۲۱۶ تا ۲۸۲)

یہودِ خیبر سے معاہدہ

فتح خیبر کے بعد یہود کا ایک وفد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ ہمیں خیبر کی زمینوں سے بے دخل نہ کریں ہم نصف پیداوار آپ کے حوالے کریں گے۔ چنانچہ آپؐ نے یہودیوں پر احسان فرماتے ہوئے ان کو خیبر کی زمینیں بٹائی پر دے دیں مگر احسان پر احسان دیکھ کر بھی یہودیوں کی شرارتیں ختم نہ ہوئیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دینے کا منصوبہ بنایا اور ایک نہایت مہلک زہر بہت بڑی مقدار میں ران کے گوشت میں پکا کر حضورؐ کی خدمت میں ایک عورت کے ذریعہ بھجوایا گیا۔ حضورؐ نے اس کھانے کا پہلا ہی نوالہ منہ میں ڈالا تھا کہ آپؐ کو زہر کا احساس ہو گیا۔ ایک صحابی حضرت بشرؓ نے لقمہ نگل لیا اور بعد میں اسی زہر سے وفات پا گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت اور دوسرے یہودیوں کو بلایا اور پوچھا: اے یہودیو! سچ سچ بتاؤ تم نے اس گوشت میں زہر کیوں ڈالا؟ وہ عورت کہنے لگی ہم نے سوچا کہ اگر آپ سچے ہیں تو زہر کا اثر آپ پر نہیں ہوگا اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہمیں آپ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جلال اور یقین سے فرمایا: "قتل کی تمام کوششوں کے باوجود تم ہرگز میرے قتل پر قادر نہیں ہو سکو گے"۔

اس زہر کے اثر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں مستقل تکلیف رہتی تھی۔ میرے آقا (میری جان آپؐ پر فدا ہو) جب مرض الموت میں آخری سانس لے رہے تھے تو حضرت عائشہؓ سے فرمانے لگے: اے عائشہ! میں اب تک اُس زہر کی اذیت محسوس کرتا رہا ہوں۔ جو خیبر میں یہودیوں نے مجھے دیا تھا اور اب بھی میرے بدن میں اُس زہر کے اثر سے کٹاؤ اور جلن کی کیفیت ہے۔

مگر رسول اللہ اپنی ذات کے لئے تو کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے۔ آپؐ نے پھر یہود کو بخش دیا اور اس زہر دینے والی جانی دشمن عورت کو بھی معاف فرما دیا۔ ؎

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کا غم دور کرنے کے لئے ان کے ساتھ لطف و احسان کا ایک اور معاملہ فرما کر حضرت صفیہؓ کو جو بنو نضیر کے سردار کی بیٹی اور بنو قریظہ کے سردار کی بیوی ہونے کے لحاظ سے دو قبیلوں کی سردار تھیں، جب ایک صحابی حضرت دحیہؓ نے حضورؐ کی اجازت سے لونڈی کے طور پر لے لیا تو بعض صحابہؓ کے اصرار پر یہود کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہوئے حضورؐ نے یہود کی اس ملکہ کو ایک عام صحابی سے لے کر نہ صرف آزاد کر دیا بلکہ ان کو اجازت دی کہ چاہیں تو اپنے عزیزوں کے پاس چلی جائیں تو حضورؐ کے پاس رہیں۔ حضرت صفیہؓ جو رسول اللہؐ کی صداقت کے نشان دیکھ چکی تھیں کہنے لگیں: میں مسلمان ہوتی ہوں اور مجھے خدا کے رسول کے ساتھ رہنا ہی پسند ہے

شادی کے بعد حضرت صفیہؓ نے اپنی ایک خواب حضورؐ کو سنائی کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ چاند میری جھولی میں آپڑا ہے جب میں نے اپنے باپ کو یہ خواب سنائی تو اُس نے زور سے میرے منہ پر تھپڑ مارا۔ اور کہا: نالائق! حجاز کے نئے بادشاہ سے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے شادی کرنا چاہتی ہے۔ یہ خواب جہاں رسول اللہؐ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے وہاں حضرت صفیہؓ کے صدق و صفا کی بھی مظہر ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ صفیہؓ جس کا باپ خاوند اور عزیز و اقارب رسول اللہؐ کے مقابلہ میں مارے گئے تھے نہ صرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بخوشی رہنے پر رضامند ہوتی ہیں بلکہ آپ پر اپنی جان قربان کرنے لگتی ہیں۔ آیئے اس معمّہ کا حل خود حضرت صفیہؓ سے ہی پوچھتے ہیں۔ فرماتی ہیں: شادی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے معذرت کرتے ہوئے فرمانے لگے: تمہارا باپ جنگ احزاب میں سارے عرب کو میرے خلاف بھڑکا کر کھینچ لایا تھا اور اس نے یہ یہ ظلم کئے۔ تمہاری قوم نے یہ یہ زیادتیاں کیں۔ جس کا انجام بالآخر ان کو دیکھنا پڑا۔ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے میری اتنی دلداری فرمائی کہ میری سب کدورتیں دُھل گئیں اور دل صاف ہو گیا اور مجھے دنیا میں سب سے زیادہ محبوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہو گیا۔ مَا رَأَیْتُ قَطُّ اَحْسَنَ خُلُقًا مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت اخلاق والا انسان کبھی کوئی نہیں دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں صفیہؓ آپؐ سے کہنے لگیں: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں چاہتی ہوں کہ آپ کی بیماری مجھے مل جائے اور آپ اچھے ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حضرت صفیہؓ کے قلب صافی سے خوب واقف تھے، فرمانے لگے: بخدا یہ اپنی بات میں سچی ہے میں سوچتا ہوں کہ صفیہؓ کا باپ رسول اللہؐ کے خون کا پیاسا اور اس کا خاوند آپؐ کا جانی دشمن تھا لیکن بیٹی ہے کہ آپ پر جان چھڑکتی ہے۔

اسلام پر جبر کا الزام لگانے والوں سے میں پوچھتا ہوں کہ وہ کون سی تلوار تھی جس نے صفیہؓ کا دل فتح کیا تھا؟ لاریب وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خلقِ عظیم کی تلوار تھی جو دلوں کو فتح کیا کرتی تھی۔

ولیمۂ رسول

خیبر سے واپسی پر صہباء مقام پر حضورؐ نے حضرت صفیہؓ کا ولیمہ کیا۔ اس فاتح خیبر اور شاہ دو جہاں کا ولیمہ کیا تھا؟ دنیا کی شان و شوکتیں اور دعوتوں کی رونقیں اس ایک سادگی پر قربان جو سادگی ہمیں فاتح خیبر کے ولیمہ میں نظر آتی ہے۔ شاہ مدینہ میدان صہبا میں دسترخوان بچھواتا ہے اور حضرت بلالؓ ان پر کھجوریں اور پنیر سجا دیتے ہیں بس یہی میرے آقا کا ولیمہ تھا۔ آج دعوتوں اور ولیموں میں تکلفات اور اسراف کرنے والوں کے لئے سید الانبیاء محمد مصطفیٰؐ کا یہ اسوہ سادگی اور بے تکلفی کا کتنا حسین سبق ہے۔

اب مدینہ واپسی ہوتی ہے۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر رسول اللہ کی نگاہیں جب احد پہاڑ پر پڑیں تو بے اختیار کہہ اٹھے کہ جبل اُحد ہم سے محبت کرتا اور ہمیں اس سے محبت ہے میں نے سوچا کہ اس وقت میرے آقا کو اُحد کے وہ شہید یاد آئے ہوں گے جنہوں نے اسلام اور محمد رسول اللہؐ کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کی تھیں اے دنیا والو! اس شاہِ مدنی کی وفا تو دیکھو وہ فتح کی خوشی میں بھی اپنے شہید غلاموں کی قربانیوں کو نہیں بھولا۔ اور اس کی وفا محبت بول کر کہتی ہے کہ اے احد کے شہیدو! تم پر سلام ہو۔ خدا اور اس کے رسول کی خاطر بہائے گئے تمہارے خون رنگ لائے ہیں اور آج تمہارا آقا ایک عظیم الشان فتح سے واپس لوٹتے ہوئے تمہیں اپنی محبت کا تحفہ پیش کرتا ہے۔

حضرات! کیا آپ جانتے ہیں کہ خیبر کے حصن حصین کو توڑنے والا یہ عظیم فاتح جب اپنے شہر مدینہ میں داخل ہوتا ہے تو اس کی زبان پر کیا الفاظ تھے؟ اس نے کوئی فخریہ نعرے نہیں لگائے فتح کا کوئی جشن نہیں منایا بلکہ عاجزی اور خاکساری کا ایسا نمونہ دکھایا کہ آسمان کے فرشتے بھی آخر میں کہتے ہوں گے۔ مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دعا آپ کے ورد زبان بن گئی۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

کہ ہم اپنے رب کے حضور توبہ کرتے ہوئے واپس لوٹتے ہیں۔ ہم ادنیٰ غلام اور عاجز بندے اپنے اس خالق و مالک کی حمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ترانے گاتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوتے ہیں۔

اے سید الانبیاء! یہ وہ تواضع اور خاکساری ہی تو تھی۔ جس کا حسین لباس پہنکر تو سات آسمانوں کی رفعتوں سے بھی آگے نکل گیا۔ اے معلم اخلاق! تجھ پر ہزاروں درود تو نے اپنے عملی نمونہ سے خلق عظیم کا درس دیا۔ اے صاحب خلق عظیم! ہم تیری عظمتوں کو سلام کرتے ہیں۔ تیرے جیسا نہ کوئی تھا نہ ہے۔ نہ ہوگا۔

نہ ہے خلق کامل نہ ہے حسن تام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حضرات! فتح خیبر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا تذکرہ ہمیں کچھ پیغام دیتا ہے ـــ اس کا ایک پیغام اللہ اکبر خربت خیبر کا وہ عظیم الشان نعرہ ہے جس کی صدائے بازگشت چودہ سو سال کے بعد آج پھر امام مہدی کے ذریعہ ہمیں سنائی دی ہے رسول اللہ کے فرزند جلیل مسیح موعود پر اللہ اکبر خربت خیبر کا الہام اس بات کی علامت ہے کہ اس کے ماننے والوں کے ہاتھوں جھوٹے مذاہب کا جھوٹ کھولا جائے گا۔ دین اسلام کی سچائی ظاہر کی جائے گی اور خدا کی وحدانیت اور محمدؐ کی بادشاہت دلوں میں قائم کی جائے گی مگر یہ سب کچھ تلوار یا بندوق سے نہیں بلکہ محمد مصطفیٰ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے اور آپ کے خلق عظیم کی پیروی کرتے اور اس نور کے حاصل کرنے سے ہوگا جس کا وعدہ اس زمانہ میں محمدؐ کے غلام سے کیا گیا ہے۔

اے اسلام کے بطل جلیل کی فوج کے سپاہیو! آج پھر خدا نے تمہیں ایک شیر خدا بخشا ہے ایک اور خیبر تمہارا منتظر ہے اٹھو اور اس شیر خدا کی ہر آواز پر لبیک کہو جسے گرجتے آج آپ نے دیکھا ہے۔ جس کے ہاتھ پر آج خیبر کی شکست مقدر ہے اٹھو اور اس فتح کی تمہید کے طور پر اطاعت، حمد اور عزم سے سرشار ہو کر اپنے وجود کے ہر ذرہ، اپنے دل کے پورے جذبہ اور روح کی تمام گہرائیوں سے اللہ اکبر خربت خیبر کے ایسے نعرے بلند کرو کہ فضائیں گونج اٹھیں۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔ اللہ اکبر خربت خیبر۔

بقیہ :- دوسرے روز کی کارروائی

کا قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حقیقتاً یہ ہندوستان اور پاکستان کی جماعتوں کی قربانیاں ہی تھیں جن کو یہ پھل لگا ہے۔ کہ چند ہزار روپے کروڑوں روپوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا ۱۹۸۰ء میں مجھے ذاتی دورے پر امریکہ جانے کا موقع ملا جب بھی کوئی احمدی ذاتی دورے پر نکلے تو یہ دورہ اس کا ذاتی دورہ نہیں رہتا از خود جماعتی بھی بن جاتا ہے اور ایک لحاظ سے ذاتی بھی رہتا ہے حضور نے فرمایا امریکہ کے ہمارے مشن کی حالت بہت خراب تھی اور ناروے اور سویڈن میں نئے مشن بن رہے تھے اس صورت حال پر بعض امریکن احمدی عورتوں نے اعتراض کیا کہ ہمارا مشن تو اتنا خراب ہے اور دوسرے ملکوں میں نئے مشن بنائے جا رہے ہیں وہاں کے مبلغ بھی یہ اعتراض سنکر بڑے پریشان ہوئے مگر ان سے کوئی جواب نہ بن پڑتا تھا۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا تو میں نے انہیں کہا کہ آپ انہیں کوئی جواب نہ دیں۔ انہیں اکٹھا کریں میں ان کو جواب دوں گا۔ چنانچہ انہیں اکٹھا کیا گیا تو میں نے ان سے اپنی گفتگو کا آغاز تحریک جدید کی ابتداء سے کیا۔ کہ آغاز کے وقت احمدی عورتوں نے کس کس طرح قربانیاں دیں۔ بعض ایسی عورتوں نے قربانیاں کیں جن کے پاس ایک ایک زیور کے سوا کچھ دینے کو نہ تھا۔ انہوں نے وہی دے دیا۔ بعض غریب تھے روزانہ محنت مزدوری کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی مہینہ مہینہ بھر کی مزدوری کا چندہ لکھوا دیا۔ بعض غرباء تھے جو جماعت کی طرف سے دیئے گئے وظیفہ پر گزارہ کرتے تھے انہوں نے اس قلیل ترین وظیفے میں سے بھی مزید بچت کر کے چندہ دیا ایک عورت تھی اس کا گزارہ صرف ایک بکری پر تھا اس کا دودھ وہ اپنے بچوں کو پلایا کرتی تھی۔ اس نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں اپنی بکری پیش کر دی۔ حضرت مصلح موعود نے اس عورت کی مالی حالت کے پیش نظر وہ بکری لینے سے انکار کر دیا تو وہ عورت بے اختیار رونے لگ گئی کہ میرے پاس اور کچھ دینے کو نہیں میں اپنی تمناؤں کا کس طرح سے اظہار کروں۔ دین کے لئے کیا قربان کروں آپ یہ بکری مجھ سے لے لیں مجھے اس بکری سے نفرت ہو گئی ہے۔ اس طرح سے ہر احمدی گھر نے قربانی کی۔ لباس کھانے اور پہننے میں تنگی اختیار کی۔ رہن سہن میں تنگی اختیار کی اپنی خواہشات کو قربان کیا۔ ان قربانیوں سے جو رقم اکٹھی ہوئی اس سے نہ ہندوستان میں اور نہ پاکستان میں ایک بھی مسجد نہیں بنائی گئی اور آج جب کہ تحریک جدید کو تیس پینتیس سال ہو گئے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں آج تک ایک بھی آواز میرے کان میں نہیں پڑی کہ ہمارا چندہ کہاں جاتا ہے حضور نے فرمایا میں نے ان امریکن عورتوں کو کہا کہ تم لوگوں کو جو قربانی کرنے کی توفیق ملی ہے یہ ان عورتوں مردوں کی قربانیوں کے نتیجے میں ملی ہے۔

حضور نے فرمایا جب میں نے بات ختم کی تو ان میں سے اکثر کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ سخت پریشان اور شرمندہ تھیں کہ ان کے منہ سے یہ بات نکلی کیوں؟

حضور نے فرمایا اب اگر پاکستان کی جماعت کا چندہ بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے چندے سے کم رہ گیا ہے تو ان کا کوئی قصور نہیں۔ یہ خدا کی جماعت ہے اس نے بہر حال پھیلنا ہے پہلے پاکستان کی جماعت کا دو تین ملکوں سے مقابلہ تھا اب اگر صرف احمدیوں کا شمار کریں تو ان کی تعداد کم و بیش سو ممالک میں آباد ہے ان سب کی قربانیوں کا اکیلے ملک پاکستان کی احمدی جماعت کس طرح سے مقابلہ کرے؟

حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کی مزید کارگزاری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ۲۸ ممالک میں ۳۹۱ مبلغین کام کر رہے ہیں جن میں مقامی مبلغین بھی شامل ہیں یہ وہ ۲۸ ممالک ہیں جن میں مرکز کی طرف سے بھیجے گئے مبلغین تعینات ہیں۔ باقی ممالک میں جماعتیں قائم ہیں یا احمدی احباب انفرادی طور پر رہتے ہیں یا پاکستانی احمدی جا کر آباد ہو گئے اور وہاں پر انہوں نے جماعت پیدا کر لی جس میں مقامی اور غیر مقامی دونوں شامل ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا مگر اب یہ محسوس ہونا جا رہا ہے کہ مبلغین کی تعداد کم ہے اور تقاضے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ملکوں سے مسلسل مطالبے آ رہے ہیں مگر ہم ضرورت پوری نہیں کر سکتے اور ابھی تو اس کام نے بے حد پھیلنا ہے۔ حضور نے فرمایا اس ضرورت کو دیکھتے ہوئے میں نے وقف کی تحریک کی تھی خالصتاً رضاکارانہ وقف کی کہ آئندہ جن ملکوں میں احمدیت پھیلانے کا منصوبہ ہے وہاں پر بوریا بستر اٹھا کر نکل جائیں اور تبلیغ کریں نظام جماعت کے تابع ان کی مختصر سی تربیت کی جائے گی۔ اس کے علاوہ نوجوانوں، بچوں اور ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ امسال نو ممالک میں ۲۴ مساجد تعمیر ہوئیں۔ ان سے مراد وہ مساجد ہیں جو مرکزی اخراجات کے تابع تعمیر ہوئی ہیں ورنہ تو افریقہ میں اتنی مسجدیں احمدی جماعتیں خود بنا رہی ہیں کہ قریباً ہر روز ایک نئی مسجد بن رہی ہوتی ہے۔

نئے مشن ہاؤسز ۸ ممالک میں تعمیر کئے گئے ہیں یہ ممالک ہیں امریکہ، انگلستان، زمبابوے (سابق روڈیشیا) سیرالیون، یوگنڈا، نائیجیریا اور سپین۔ سپین سے مراد غرناطہ میں قائم ہونے والا نیا مشن ہاؤس ہے یوسٹن میں ایک مخلص احمدی عرب نے زمین کے دو پلاٹ جو نہایت اچھی جگہ پر واقع ہیں مشن کو ہدیۃً دے دیئے ہیں۔ حضور نے فرمایا مشن ہاؤسوں کی ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ دلوں میں تحریک بھی کر رہا ہے۔

تراجم قرآن مجید حضور نے تراجم قرآن مجید کے بارے میں تحریک جدید کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو زبان کے علاوہ انگریزی۔ ڈچ۔ جرمنی۔ اسپرانٹو سواحیلی انڈونیشین۔ یوگنڈا۔ ڈینش اور گورکھی سمیت ۹ زبانوں میں ترجمے شائع ہو چکے ہیں اس کے علاوہ دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ ہو چکا ہے جو تراجم زیر ترتیب ہیں ان میں فرنچ۔ اٹالین اور سپینش شامل ہیں سویڈش زبان میں ترجمہ مکمل ہے طباعت کا انتظار ہے حضور نے فرمایا ہماری یہ کوشش ہے کہ تراجم جلد سے جلد چھپ جائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ بہت عظیم ذمہ داری ہے۔ جب تک ایک ایسا زبان جاننے والا میسر نہ آئے جو عربی دان بھی ہو تب تک ہماری تسلی نہیں ہو سکتی۔

حضور نے فرمایا تمام تراجم قرآن کو یکجا کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے ایک مرکز انگلستان میں قائم کر دیا گیا ہے حضور نے فرمایا ہمیں ایسے احمدی سکالرز بڑی تعداد میں چاہئیں جو مختلف غیر ملکی زبانوں کے علاوہ عربی بھی جانتے ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں مطلوبہ تعداد میں ایسے سکالرز مہیا کر کے قرآن کریم کی خدمت کی توفیق عطا کرے گا۔

حضور نے تحریک جدید کی کارکردگی کا آخری حصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ کے رسائل کی تعداد ۷۵ ہے اور یہ رسائل انگلستان ناروے۔ سرینام۔ کینیڈا۔ انڈونیشیا۔ کینیا گھانا۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ ہالینڈ۔ جاپان فجی۔ اور ٹرینیڈاڈ سے شائع ہو رہے ہیں۔

(باقی)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کریں

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندوں کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۳ جولائی میں فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ جو دینے والا ہے جو رازق ہے اس کے ساتھ صدق و سداد کا معاملہ کرو۔ تمہاری قربانیاں بھی کام آئیں گی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں تم مزید فضلوں کے وارث بنائے جاؤ گے۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے تم کیوں خوف کھاتے ہو۔ یہی تو وہ خرچ ہے جو تمہاری آمد کا ذریعہ ہے اور یہی تو وہ خرچ ہے جو برکتوں کا موجب ہے" (بحوالہ الفضل ۲۸/۸/۸۲)

ناظر بیت المال آمد ـــ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں یوم پیشوایان مذاہب

(مرتبہ ڈاکٹر خلیل محمود صاحب امریکہ)

یوم بانیانِ مذاہب کے سلسلہ میں ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو ایک عام کا انتظام کیا گیا جس میں عیسائی ہندو اور مسلمان مفکرین نے اپنے اپنے مذاہب کی بانی شخصیات کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی اس جلسہ کا انتظام ڈیرانٹ جماعت نے کیا تاکہ حاضرین ایک دوسرے کے مذاہب اور ان کے بانیوں کی تعلیمات اور ذاتی خوبیوں اور کمالات سے آگاہ ہو سکیں اور باہمی رواداری اور انسیت کا احساس پیدا ہو۔

جلسہ کا آغاز بعد نماز ظہر و عصر ۲½ بجے قرآن کریم کی تلاوت و ترجمہ سے ہوا جو خاکسار ڈاکٹر خلیل محمود ملک نے کی۔ سورۃ بقرہ کی وہ آیات تلاوت کی گئیں جن میں ہر مسلمان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے کے علاوہ دیگر انبیاء اور کتب پر ایمان لانے کا بھی حکم ہے اور جن کی بناء پر ہر مسلمان دوسرے مذاہب کے بانیوں سے محبت کا تعلق رکھتا ہے۔

اس کے بعد صدر جماعت ڈیرانٹ نے جلسہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ سب سے پہلی تقریر جناب وڈمیری صاحب کی تھی۔ ڈاکٹر وڈمیری ایک ممتاز عیسائی سکالر ہیں۔ آپ نے ہارورڈ یونیورسٹی سے P.H.D کی ڈگری حاصل کی۔

دوسری تقریر ڈاکٹر وکٹ سوارن کی تھی جن کا تعلق ہندو دھرم سے تھا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مدراس یونیورسٹی سے مذاہب عالم میں P.H.D کی ڈگری حاصل کی پھر ہاورڈ یونیورسٹی میں مزید تعلیم حاصل کرنے کے بعد امریکہ میں مختلف یونیورسٹیوں میں پڑھاتے رہے اور آج کل ڈیرانٹ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں آپ نے اپنی تقریر میں عالمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اہمیت پر زور دیا اس ضمن میں جماعت احمدیہ کی کوششوں کو بہت سراہا کہ اس جماعت نے قریباً سو سال پہلے جب دنیا اس قسم کے خیالات سے ناآشنا تھی ریویو آف ریلیجنز کے عنوان سے ایک رسالہ جاری کیا جس میں مختلف عقائد اور مذہبی تعلیمات پر تنقیدی بحث پیش کی جاتی ہے

آپ نے اپنے مذہب پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس مذہب کی تاریخ بہت طویل ہے اور کم و بیش ۲½ ہزار سال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ آخر میں انہوں نے پُر زور رنگ میں یہ نکتہ پیش کیا کہ بھگوان نے ہمیشہ انسان کی اخلاقی و مذہبی اصلاح کے لیے بوقتِ ضرورت کوئی نہ کوئی پاک وجود پیدا کیا ہے

آخری تقریر مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی تھی۔ مولانا صاحب نے اپنی تقریر بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کے ذاتی اخلاق اور حکیمانہ تعلیمات حاضرین کے سامنے پیش کیں کہ ایک طرف تو آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ مدارج پر نظر آتے ہیں اور دوسری طرف ایسی جامع تعلیمات کا درس دیتے ہیں جن کے سامنے آج کا فلسفی اور مصلح بھی عاجز ہے۔ آپ نے فتح مکہ "سفر طائف" اور عورت کا مقام وغیرہ پر تفصیل سے بحث کی۔ آپ نے فرمایا کہ آپؐ کامل انسان" تھے اور تاریخ میں کوئی اور مثال آپ کے مقابل پیش نہیں کی جا سکتی۔ آپؐ میں حسنِ یوسف بھی تھا اور ابن مریم کی مسیحائی بھی۔ آپؐ سے زیادہ کسی اور ہستی نے انسان اور تاریخ انسان کو متاثر نہیں کیا۔

تقاریر کے سلسلہ کے بعد وقفہ سوال و جواب تھا جس میں حاضرین کے سوالات کا جو لکھ کر پیش کئے گئے تھے مقررین نے جواب دیا۔ تمام مقررین نے جلسہ کی اہمیت اور افادیت کو تسلیم کیا اور جماعت احمدیہ کی اس کوشش کو سراہا اور خواہش ظاہر کی کہ ایسے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں تاکہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت چھٹ سکے۔

جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔ اس دوران انفرادی ملاقات اور سوال و جواب کا موقع میسر آیا۔ مقامی جماعت کے علاوہ شکاگو، کلیولینڈ اور ڈیٹن سے احمدی احباب اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ کافی تعداد میں عیسائی اور دوسرے غیر مسلم احباب نے بہت ذوق و شوق سے تقاریر کو سنا۔ (مرسلہ وکالت تبشیر)

قربانی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"حوادث یا یکدم رونما ہونے والے غیر معمولی واقعات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں بحیثیت جماعت ہمیں ہر سال قدم آگے ہی بڑھتا نظر آتا ہے۔" (بحوالہ الفضل ۲۳-۵-۸۲)

احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پیارے بزرگ چچا ملک عبدالرحمٰن مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم چچا جان ملک خدا بخش صاحب کے بڑے بیٹے تھے جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود کے ظہور کا نشان چاند اور سورج کا گرہن ہونا مشاہدہ فرمایا اور لودھراں ضلع ملتان سے پیدل چل کر قادیان میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ مکرم موصوف چچا جان صاحب ۱۸۸۸ء میں لودھراں ضلع ملتان میں پیدا ہوئے آپ کا آبائی گاؤں چاہ ڈلامی والا تحصیل لودھراں ضلع ملتان ہے شروع میں آپ وہاں پر کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سندھ کی زمینوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ منشی، منیجر اور مزارع احمدی ہونے چاہئیں تو موصوف چچا جان نے اپنے بیٹے مکرم برادرم ملک غلام محمد صاحب جو کہ اس وقت وقف جدید میں معلم ہیں اُن کو پیش کیا جو بشیر آباد اسٹیٹ کے حلقہ شریف آباد کے منشی رہے اور جلد ہی خود بھی ۱۹۵۸ء میں سندھ چلے گئے اور بشیر آباد اسٹیٹ کے حلقہ منور آباد میں رہائش پذیر ہوئے اور چچا جان موصوف کھیتی باڑی کا کام کرتے رہے اور اسی دوران بڑھاپے کی حالت میں ہی قرآن کریم پڑھا اور بعد میں حلقہ منور آباد کے امام الصلوٰۃ بنے آخر کار ۱۹۶۱ء میں عربیا کی شکایت ہوئی جس کا بہاول پور ہسپتال سے اپریشن کروایا گیا جو کہ بظاہر تو کامیاب رہا مگر کئی قسم کی دوسری بیماریاں جوڑوں کا درد اور پیشاب کے ساتھ البیومن مادے کا خارج ہونا عود کر آئیں آخر کار ۱۹۷۷ء میں سندھ سے مستقل طور پر محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ اپنے مکان میں رہائش پذیر ہوئے اور دن بدن کمزوری بڑھتی گئی اور آج سے قریباً تین ماہ قبل پیٹ پر ایک زہریلی قسم کا پھوڑا ابھرا جو دن بدن جسامت اور تکلیف میں بڑھتا چلا گیا۔ آخر کار بہاول پور سے اپریشن کروایا گیا اور زخم مندمل ہونے کے باوجود بھی بیماری نے پیچھا نہ چھوڑا مجھے بھی موصوف چچا جان کی بیماری کی اطلاع ملتی رہی تو مسافر کے پاس تو صرف دعا کا ہی ہتھیار تھا اور خواہش تھی کہ کاش جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء جلد آئے اور ہم اپنے پیارے چچا جان کو ایک بار زندہ دیکھ پائیں مگر ۱۲ دسمبر کو اطلاع ملی کہ ع "چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے" خدائی تقدیر نے آگھیرا اور میرے پیارے چچا جان اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

چچا جان موصوف صوم و صلوٰۃ کے پابند اور احمدیت کے شیدائی تھے اپنا ایک بیٹا ہونے کے باوجود بھی حضور کے ارشاد پر برادرم ملک غلام محمد صاحب کو فرقان فورس میں کشمیر بھیج دیا خاکسار کے والد محترم ملک فیض بخش صاحب ۱۹۶۴ء میں بشیر آباد سندھ میں جب وفات پا گئے تو خاکسار اس وقت دوسری کلاس میں پڑھتا تھا اس وقت سے لے کر آج تک ہمارے سروں پر اپنے رب کریم کے بعد چچا جان کا ہی سایہ رہا۔ چچا جان نے اپنے پیچھے ایک بیٹا دو بیٹیاں چھ پوتے اور پانچ پوتیاں چھ نواسے اور چھ نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور چچا جان کو ہمارا رب کریم اپنی خاص رحمت کی چادر میں لیتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہم سب پسماندگان کو احسن رنگ میں اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ملک خلیل احمد عابد معلم وقف جدید معلمی ضلع تھرپارکر سندھ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی خالہ جان محترمہ بیگم صاحبہ بنت محترم عبدالغنی صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۲ء کو عمل میں آئی۔ بارات وزیر آباد سے ایک بجے بعد دوپہر پہنچی جس کے استقبال اور طعام کا اہتمام خاکسار کے ماموں محترم عبدالمجید صاحب نے اپنے مکان پر واقع سی/۱، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ پر کیا تھا۔ طعام کے فوراً بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور چار بجے شام دعا ہوئی۔ اس موقعہ پر سب سے پہلے محترم قمر داؤد کھوکھر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے تلاوت قرآن پاک کی پھر طاہر احمد کھوکھر آف گوجرانوالہ نے دعائیہ نظم پڑھی اور آخر میں محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے دعا کرائی اور تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

محترمہ خالہ جان کے نکاح کا اعلان حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے مسجد مبارک ربوہ میں مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم شیخ سعادت عبداللہ حال فلاڈلفیا (امریکہ) ابن مکرم شیخ محمود عبداللہ صاحب گاگورا مرحوم آف وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ کیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

(محمد الیاس منیر مربی سلسلہ احمدیہ ۔ ربوہ)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ۹۰ ویں جلسہ سالانہ (خواتین)

کی مختصر روداد

(مرتبہ ثریا خانم صاحبہ بنت محترم رانا منیر احمد صاحب ربوہ)

خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا پہلا اور خواتین جماعت احمدیہ کا نوّے واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶ دسمبر کو خلافت لائبریری کے عقبی میدان میں خدائے تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور ذکر الٰہی کے ماحول میں یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَّ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا نظارہ پیش کرتے ہوئے منعقد ہوا اور اپنے فیوض و برکات سے تشنہ روحوں کو سیراب کرتے ہوئے مورخہ ۲۸ دسمبر کو بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

امسال غیر ملکی خواتین کی تعداد ۴۰ تھی۔ جبکہ جلسہ سالانہ میں مستورات کی زیادہ سے زیادہ حاضری ۷۱،۶۰۰ رہی۔

پہلا دن ۲۶ دسمبر بروز اتوار

پہلا اجلاس

پہلے دن کے پہلے اجلاس کا ۹ بجکر ۲۰ منٹ تا ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ کا پروگرام مرداز جلسہ گاہ سے نشر ہوا جو کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور افتتاحی خطاب اور محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر پر مشتمل تھا محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر کا عنوان تھا اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا اسلامی تصور۔

پروگرام کی بقیہ کارروائی کا باضابطہ آغاز زیر صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ ۱۱ بجکر ۲ منٹ پر محترمہ امۃ الشکور صاحبہ راولپنڈی کی نظم سے۔ بعد ازاں قریباً ساڑھے گیارہ بجے امریکہ کی نمائندہ نے بہنوں سے خطاب کیا اس کے بعد مکرمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کو امتحان "وظیفہ نصرت جہاں" میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر ۶۰۰/- روپے نقد انعام دیا۔

۱۱ بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ مرکزیہ نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد کہا کہ "ذکر حبیب" کا موضوع ایسا ہے کہ جس پر وہی تقریر کر سکتا ہے جس نے خود حضرت اقدس کو دیکھا ہو اور آپ کی باتیں سنی ہوں ہم نے تو جو کچھ دیکھا اور سنا وہ ان صحابہ اور صحابیات کی آنکھوں سے دیکھا اور ان کے ہی کانوں سے سنا جنہوں نے حضرت اقدس کی حیات مبارکہ کی روایات ہم تک پہنچائیں۔

بعد ازاں آپ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دیگر صحابہ کرام کے حوالہ جات سے حضرت اقدس کا خدا تعالیٰ سے عشق اور توکل علی اللہ آپ کا عشق رسول اسلام کے لیے تڑپ اور مخلوق خدا کے ساتھ ہمدردی کے پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ آپ نے حضرت اقدس کے خدا تعالیٰ سے عشق اور اس پر کامل توکل کو بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کے تحریرات کی روشنی میں بتایا کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کو اس طرح پیش کیا کہ اپنے وجود کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور قادر ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ آپ کی تقاریر، تحریرات نظم ونثر سے خدا تعالیٰ کے ساتھ آپکا عشق ظاہر وباہر ہے۔ حضرت سیدہ محترمہ نے ان متعدد الہامات کا بھی ذکر کیا۔ جن میں حضرت اقدس کو خدا تعالیٰ نے اپنی محبت خاص سے نوازا تھا۔

حضرت اقدس کی سیرت مبارکہ کے دوسرے پہلو "عشق رسول" پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے آپ کے منظوم ومنثور کلام کے ذریعہ واضح کیا کہ حضرت اقدس کا دعویٰ ہی یہی تھا کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا وہ اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل کیا اور اللہ ورسول کی محبت کو تمام تعلقات پر مقدم رکھا۔

آپ کی سیرت کے تیسرے پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت کی بعثت کا مقصد ہی

یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

تھا۔ دین کی تائید اور اسلام کی اشاعت کے لیے ایسا جذبہ تھا کہ عملاً دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور زندہ خدا، زندہ رسول اور زندہ مذہب کا تصور آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے مختلف حوالہ جات سے واضح کیا کہ حضرت اقدس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسلام کی خاطر وقف تھا۔ مخلوق کے ساتھ ہمدردی ومحبت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے اسلامی تعلیم کے دستوروں حقوق باللہ اور حقوق العباد کو عملاً پورا کر کے دکھایا اور حقوق العباد کے سلسلہ میں بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے مہمان نوازی، رحمت وشفقت کو مختلف روایات کی روشنی میں بیان کیا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی آپ کا فرا دعویٰ ہی نہ تھا بلکہ آپ کے صحابہ کی روایات سے ثابت ہے کہ جب طاعون کی مہلک وبا پھیلی تو آپ کو نہایت درد سے علیحدگی میں مخلوق کے لیے یہ دعا کرتے ہوئے سنا گیا کہ اے خدا! اگر یہ لوگ بھی طاعون کی لپیٹ میں آ گئے تو تیری عبادت کون کرے گا۔ اس دعا کے ساتھ آپ نے چودہ سو سال پہلے کی گئی اپنے محبوب ومطاع کی اس دعا کی یاد تازہ کر دی جو آپ نے جنگ بدر کے موقع پر فرمائی تھی۔ آخر میں آپ نے کہا کہ حضرت اقدس کی مخلوق خدا سے محبت وشفقت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کو بھی خدا تعالیٰ نے باوفا اور سرفروش صحابہ عطا فرمائے جن کی تمام زندگی اتباع رسول میں گزری۔ ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر آپ کی تقریر کے ساتھ ہی پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۲ بجکر پانچ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ نجم النساء صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بنت مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھی۔

سوا دو بجے خاکسار ثریا خانم نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اخلاق" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں سب سے پہلے بعثت نبوی سے قبل کے پرآشوب زمانہ کا ذکر کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے اس حیرت انگیز انقلاب کا ذکر کیا جس نے عرب کے بادیہ نشینوں، اخلاق وآداب سے عاری لوگوں کو خدا نما انسان بنا دیا۔

بعد ازاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اسلام کے اخلاقی معلم کی شان اس لحاظ سے بہت بلند ہے کہ آپ نے جو کچھ کہا پہلے خود کر کے دکھایا آپ کی حیات مبارکہ کا ایک ایک ورق حضرت عائشہ کے قول کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ کے عین مطابق قرآن کی عملی تفسیر تھا۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بیان کرنے اور اپنی امت کو ان کا درس دینے کو احادیث کی روشنی میں بیان کیا اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

کے الٰہی فرمان کے مطابق اپنی امت کو اخلاق فاضلہ سکھاتے رہے اور اخلاق رذیلہ سے منع فرماتے رہے۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں بتایا کہ جب تک ہم پہلے اپنی اخلاقی، معاشرتی بدیوں اور کمزوریوں کو دور نہیں کریں گی ہم دنیا کی معلمات نہیں بن سکتیں۔ باقی

اعلان دارالقضاء

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ ۱۳-۱۰/۲۰ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں فضل حق صاحب ولد میاں مولا بخش صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۶۰۹/۱۱۲-۱۱۱ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۸۰۰/- روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقم مذکورہ مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۱۔ عبدالحق صاحب ۲۔ رحمت بی بی صاحبہ ۳۔ امۃ الحمید صاحبہ ۴۔ بشریٰ بی بی صاحبہ ۵۔ مبارکہ بیگم ۶۔ خالدہ بیگم صاحبہ

استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۸۰۰/- روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو مسجد اقصیٰ کے اس حصہ سے جہاں کراچی کے خدام ڈیوٹی کے لیے مقیم تھے۔ ۲۸ دسمبر ۸۲ء کو ایک کلائی کی گھڑی ملی تھی جس دوست کی یہ ہو وہ مجھ سے بذریعہ خط یا ذاتی طور پر رابطہ قائم کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

مقصود احمد مکان نمبر ۱۸۵۹/۱۴ دستگیر کراچی ۳۸

دعائے مغفرت

سید حکیم عبدالغفور صاحب حاذق۔ نائب صدر جماعت احمدیہ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کے بڑے بھائی سید عبدالشکور صاحب یکم جنوری ۱۹۸۳ء کو سیالکوٹ شہر میں بعمر ۸۰ سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم سید حامد شاہ صاحب کے داماد تھے۔ اور مشرقی افریقہ میں ۳۵ سال تک سکول ٹیچر رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

● خاکسار کے ماموں مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر (سندھ) ۲۶ اور ۲۷ نومبر ۸۲ء کی درمیانی شب بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(سلیم احمد سلیم نائب مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسلہ نمبر ۲۵۱۴۷:-

میں شیخ محمد احسن پراچہ ولد مکرم حافظ شیخ محمد اشرف صاحب قوم پراچہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) احاطہ ۲/۱ مرلہ واقع محلہ پراچگان بھیرہ مالیتی ۱۲۰۰/- روپے

(۲) پلاٹ نمبر ۳۴/۴ کا ۲/۱ واقع دارالنصر غربی ربوہ برقبہ ۸ مرلے مالیتی ۳۰,۰۰۰/- روپے۔

(۳) زرعی زمین واقع موضع زین پور بھیرہ ضلع سرگودھا مالیتی ۱۰۰,۰۰۰/- روپے

(۴) ۷ گھماؤں زمین واقع موضع چھانٹ ضلع سرگودھا مالیتی ۱۹,۰۰۰/- روپے۔

(۵) زرعی زمین ۳۲ گھماؤں واقع موضع اچرا ضلع سرگودھا جو کہ دریا برد ہے فی الحال اس کی کوئی قیمت نہیں لگائی جاسکتی۔

نوٹ:- آئٹم نمبر ۲ میں پلاٹ ۳۴/۴ کا رقبہ دس مرلے ہے جس میں ۵/۱ میری ہمشیرہ کا شرعی حصہ ہے اور راستہ فضل شاہ کو بھی دینا ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷,۰۰۰/- روپے سالانہ آمدازجائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد احسن پراچہ محلہ پراچگان بھیرہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد نمبر ۱:- ملک منصور احمد سابق قائد ضلع سرگودھا حال بھیرہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- محمد احمد پراچہ پسر موصی۔

مسلہ نمبر ۲۵۱۴۸:-

میں ذکیہ بیگم زوجہ جمال الدین صاحب شمس قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۳۰,۰۰۰/- روپے جو وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں۔

(۲) مشین سلائی مالیتی ۴۰۰/- روپے۔

(۳) سنگر مشین " ۱۵۰۰/- روپے

(۴) گھڑی کلائی " ۱۵۰/- "

(۵) زیور طلائی گلوبند وزنی ۲/۱ ۲ تولہ انگوٹھیاں ۲ عدد وزنی ۴ ماشہ کانٹے طلائی وزنی ۱۰ ماشہ۔ کل وزن ۳ تولے ۸ ماشے مالیتی ۶۲۳۳/- روپے

(۶) زرعی زمین ۳ کنال ۱۰ مرلے والد صاحب کی طرف سے ورثہ میں ملا۔ مالیتی ۷,۰۰۰/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- ذکیہ بیگم زوجہ جمال الدین صاحب شمس مکان نمبر ۲۱۶ نزد تھانہ لودھراں ضلع ملتان۔

گواہ شد نمبر ۱:- جمال الدین شمس خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۹۵۳۔

گواہ شد نمبر ۲:- خلیل احمد وصیت نمبر ۱۹۱۵۶

مسلہ نمبر ۲۵۱۴۹:-

میں بشیر احمد ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ اٹھوال عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۹/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) ایک ایکڑ زمین زرعی واقع چک نمبر ۱۸ بہوڑو ضلع شیخوپورہ مالیتی بیس ہزار روپے ۲۰,۰۰۰/-

اس وقت مجھے مبلغ ۱,۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت گذارہ از پسران مل رہے ہیں اور مبلغ ۵۰۰/- روپے سالانہ آمدازجائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۹/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- بشیر احمد معرفت منور کلینک مین روڈ سکرنڈ ضلع نواب شاہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- چوہدری عبدالحق ولد محمد ابراہیم صاحب شاہی بازار سکرنڈ ضلع نواب شاہ

گواہ شد نمبر ۲:- بشیر احمد ولد مہر دین صاحب اسٹیشن روڈ سکرنڈ ضلع نواب شاہ۔

مسلہ نمبر ۲۵۱۵۰:-

میں نواب بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن سکرنڈ ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۹/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱,۰۰۰/- روپے

(۲) پیٹی جستی مالیتی ۲۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے سالانہ بصورت گذارہ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۹/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نواب بی بی معرفت منور کلینک مین روڈ سکرنڈ ضلع نواب شاہ

گواہ شد نمبر ۱:- بشیر احمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد نمبر ۲:- عبدالحق ولد محمد ابراہیم صاحب شاہی بازار سکرنڈ ضلع نواب شاہ۔

مسلہ نمبر ۲۵۱۵۱:-

میں رحمت خاتون بیوہ حاجی غلام محمد صاحب مرحوم قوم میمن: پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن مورو ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۲۰۰/- روپے وصول شدہ۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- رحمت خاتون الفرقان جنرل سٹور مورو ضلع نواب شاہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- محمد صدیق قائد مجلس

گواہ شد نمبر ۲:- عمر علی طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گمشدہ الیکٹرانکس گھڑی پینسل

ایک عدد گھڑی والی پینسل ریلوے اسٹیشن سے رحمت بازار آتے ہوئے کہیں گر گئی ہے جس دوست کو ملی ہو وہ درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(بشیر احمد اینڈ برادرز گیٹ میکر رحمت بازار۔ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد کردہ " سالانہ مقابلہ مضمون نویسی" کے لئے یہ عنوان مقرر ہوا ہے

"سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ"

یہ مقالہ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقالہ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم جولائی ۱۹۸۳ء ہے۔

تمام اطفال و ناصرات سے گذارش ہے کہ اس مقابلہ میں حصہ لیں اور ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کردیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکورے (گھانا) احمدیہ سیکنڈری اسکول کے نئے بلاک اور سٹاف کی رہائش گاہ کا افتتاح

مکرم عبدالوہاب صاحب امیر و انچارج مشنری گھانا بذریعہ ٹیلیکس اطلاع دیتے ہیں کہ اسکورے احمدیہ سیکنڈری سکول کے لیے بلاک اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تقریب افتتاح نہایت سادہ مگر پُراثر انداز میں منعقد ہوئی۔

AMANKKOYIN پرائمونٹ چیف نے اس تقریب میں شرکت کی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی بلندیٔ درجات اور سلسلہ احمدیہ کے حق میں اس ریاست میں تعلیمی مراکز قائم کرنے پر دعا کی۔

اس سکول میں پیشہ وارانہ تعلیم و تدریس کے علاوہ اس سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے جو ایک ماہر زراعت بھی ہیں اسکول کے لیے ایک پولٹری فارم جاری کیا ہوا ہے۔ جس سے سکول کو تقریباً چھتیس ہزار سیڈی آمدنی ہوئی۔

مجلس ۱۶۶ مراد نے کام شروع کر دیا

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر نے باقاعدہ طور پر کوچنگ کلاس کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ کلاس روزانہ عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتی ہے۔ کلاس کا وقت ۲½ گھنٹے ہے باقاعدہ حاضری لی جاتی ہے۔

قائدین مجالس! آپ بھی اپنی مجالس میں کوچنگ کلاس کا جلد از جلد آغاز کر دیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

(مہتمم امور طلباء)

بقیہ:- اخبار احمدیہ

اپریشن متوقع ہے۔ شدید تکلیف ہے۔ احباب کرام سے خادم دین بھائی کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری دارالعلوم غربی ربوہ)

برادرم مکرم شمشاد احمد صاحب قمر آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا گذشتہ چھ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ان دنوں لاہور میں زیر علاج ہیں نیز ان کے بڑے بھائی جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ آتے ہوئے لاہور شہر میں ہی ایک حادثہ پیش آ گیا، جس کی وجہ سے انہیں چوٹیں آئی ہیں۔ ان ہر دو بھائیوں کے لئے کامل صحتیابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (محمد الیاس منیر۔ ربوہ)

ولادت

• برادر عزیز سید تبشیر احمد صاحب کریسنٹ شاپ رحمت بازار ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز سوموار پہلا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام سید نصیر احمد تجویز فرمایا ہے نومولود سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم کا پوتا اور مکرم عبداللطیف خان صاحب ابن مکرم عبدالحفیظ خان صاحب آف ویروال کا نواسہ ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے اور ہر جہت مبارک فرمائے۔

(سید سجاد احمد ۲ دارالرحمت شرقی ربوہ)

وقف جدید کے سالِ نو کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعہ مسجد اقصیٰ میں وقف جدید کے دفتر بالغاں کے ۲۶ ویں اور دفتر اطفال کے ۱۲ ویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں میں جانتا ہوں جماعت اس میں پہلے سے ہی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے چونکہ وقف جدید بہت اچھا کام کر رہی ہے اس لیے میں اُمید کرتا ہوں کہ احباب پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔" آمین

(ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر ساہیوال روڈ پر واقع

حکومت پاکستان اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

میاں ٹاؤن

جس میں

سب سے پہلی سکیم

• پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
• سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
• بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

• ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔

ربوہ کی واحد سکیم

• جس کی منظوری حکومت پاکستان اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس پر پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
• میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
• قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے

رابطہ: احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶